الجواب حامدًا ومصليًا

جب آپ نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے کہ "تمہیں طلاق دیتا ہوں" تو اس
سے آپ کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ ثابت ہوگئی اب رجوع نہیں
ہو سکتا اور بغیر حلالہ شرعیہ کے دوبارہ آپس میں نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔

بیوی پر شوہر کے گھر میں عدت گذارنا لازم ہے لہذا وہ اپنے بچوں کے ساتھ رہ
کر عدت پوری کرے لیکن عدت کے بعد عورت کیلئے اس گھر میں رہنا درست نہیں

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

البتہ اگر اس کیلئے رہائش کا کوئی الگ انتظام نہ ہو اور مجبوری کی وجہ سے اسی گھر کے علیحدہ کمرے میں بچوں کے ساتھ اس طرح رہائش اختیار کرے کہ سابق شوہر کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم ہونے کا خطرہ نہ ہو اور نہ دونوں کا آمنا سامنا ہو تو ان شرائط کی پابندی کرتے ہوئے اسی گھر میں رہ سکتی ہے اور اگر وہ ان شرائط کی پابندی نہ کرے تو عدت گذارنے کے بعد اس گھر میں رہنا جائز نہیں۔

قولہ تعالیٰ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۰)

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره۔

في صحيح البخاري: ۲/۷۹۱

عن عائشةؓ ان رجلا طلق امرأته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبي صلى الله عليه وسلم أتحل للاول قال لا حتى يذوق عسيلتها كما ذاق الاول

وفي الهندية: ۱/۳۵۵

واذا قال لامرأته انت طالق وطالق وطالق ولم يعلقه بالشرط ان كانت مدخولة طلقت ثلاثا۔

وفي الدر المختار: ۳/۵۳۸

ولهما ان يسكنا بعد الثلاث في بيت واحد اذا لم يلتقيا التقاء الازواج ولم يكن خوف فتنة انتهى۔

وسئل شيخ الاسلام عن زوجين افترقا ولكل منهما ستون سنة وبينهما اولاد تتعذر عليهما مفارقتهم فيسكنان في بيتهم ولا يجتمعان في فراش ولا يلتقيان التقاء الازواج هل لهما ذلك؟ قال نعم واقره المصنف۔

وفي الشامية: ۳/۵۳۸

تحت قوله "سئل شيخ الاسلام" حيث اطلقوه ينصرف الى بكر المشهور بخواهر زاده وكانه اراد بنقل هذا تخصيص ما نقله عن المجتبى بما اذا كانت السكنى معها لحاجة كوجود الاولاد يخشى ضياعهم لو سكنوا معه او معها او كونهما كبيرين لا يجد هو من يعوله ولا هي من يشتري لها او نحو ذلك. والظاهر ان التقييد بكون سنهما ستين سنة وبوجود الاولاد مبني على كونه كان كذلك في حادثة السؤال كما افاده۔ والله اعلم بالصواب

فہیم اشرف رحیم یار خانی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴

۲۲ / ۴ / ۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان [illegible]

الجواب صحیح
[illegible]

دار الافتاء
۵۹/۱۲۸